

دل کی سختی اسباب اور علاج



سخت دلوں کا علاج

یہ راستہ صرف ان کو گوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔
[شوری: ۴۲]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا
یہ ہیں وہ بستیاں جنہیں ہم نے انکے مظالم کی بنا پر ہلاک کر دیا اور انکی تباہی کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے۔
[کھف: ۵۹]

3- نیکیوں میں کوتاہی

فَالْهَمَّهَا فَجُورَهَا وَتَقْوَاهَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا
پھر سمجھ دی اس کو برائی کی اور بچ کر چلنے کی جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا۔
[شمس: ۸-۱۰]

4- ذکر الہی سے دوری

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ
اور وہ ان لوگوں کی طرف نہ ہو جائیں جن کو (ان سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں۔ پھر ان پر زمان طویل گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور ان
میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ [حدید: ۱۶]

5- دنیا کی لالچ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا
فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیشک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ تمہیں اس کا جانشین بنا کر دیکھے گا، لہذا وہ دیکھے گا کہ تم
کیا کرتے ہو، لہذا دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔
[مسلم: ۷۱۲۴]

6- کبر و غرور

مغروروں کی قسمیں:

1- دنیاوی زندگی نے غرور میں ڈال رکھا ہے

ان کا کہنا ہے: ۰ النقد خیر من النسيئة.

نقد ادھار سے بہتر ہے۔

• ولذات الدنيا یقین.. ولذات الآخرة شك

دنیا میں جو چیز ملنے والی ہے وہ یقینی ہے جب کہ آخرت کا ملنا یقینی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ
انسان اس کا رب جب اسے آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔ اور جب اسکو آزماتا ہے اور اسکی
روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے میرے رب نے میری اہانت کی۔

[سورہ فجر: ۱۶-۱۵]

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ بِاللَّهِ الْغُرُورُ

لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگی دنیا دہوں کے میں نہ ڈال دے اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔

[فاطر: ۵]

2- دنیا ہی کو اصل سمجھنا

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا - كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ
آتَتْ أَكْثَلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهْرًا - وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا
وَأَعَزُّ نَفَرًا - وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِّدْتُ إِلَى
رَبِّي لأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا

اور انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنادی جیسے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے جنہیں کھجوروں کے درختوں سے
ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی لگا رکھی تھی۔ دونوں باغ اپنا پھل خوب لائے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور ہم نے ان
باغوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی الغرض اس کے پاس میوے تھے ایک دن اس نے باتوں باتوں ہی میں اپنے ساتھی سے کہا میں تجھ سے
زیادہ مالدار ہوں اور جتنے کے اعتبار سے بھی زیادہ مضبوط ہوں اور یہ اپنے باغ میں گیا اور یہ تھا اپنے جان پر ظلم کرنے والا۔ کہنے لگا میں خیال نہیں
کر سکتا تھا کہ کسی وقت بھی یہ برباد ہو جائیں۔ اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور میں اگر اپنے رب کی طرف لوٹا یا بھی گیا تو
یقیناً میں اس سے بہتر پاؤں گا۔

[کہف ۳۲-۳۶]

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ إِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ

کیا پس وہ شخص جس کے لئے اس کے اعمال مزین کر دئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے یقین مانو کہ جسے اللہ چاہئے راہ راست دکھاتا ہے پس آپ کو ان پر غم کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنا چاہئے یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

[فاطر: ۸]

اس غرور کا سبب

1- عذاب میں ڈھیل

وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصَلَوْنَهَا فَبُئْسَ الْمَصِيرُ

اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ نے نہیں کیا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا انکے لئے جہنم کافی ہے جس میں وہ جائیں گے سو وہ برا ٹھکانہ ہے

[سورہ مجادلہ: ۸]

2- دوسروں کو حقیر سمجھنا

وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ

اور اسی طرح ہم نے ایک کو دوسرے کی ذریعہ آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل کیا کیا یہ بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب جانتا ہے۔

[سورہ انعام: ۵۳]

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَذَا إِنْكَارٌ قَدِيمٌ

اور کافروں نے ایمانداروں کی نسبت کہا کہ اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ لوگ اسکی طرف سے سبقت نہ کر پاتے اور چونکہ انہوں نے اس قرآن سے ہدایت نہیں پائی پس یہ کہیں گے کہ قدیمی جھوٹ ہے

[احقاف: ۱۱]

3- مومنوں میں سے

1- وہ لوگ جو اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے عمل کو ترک کر دیتے ہیں

يَعِدُّهُمْ وَيُمْنِيهِمْ وَمَا يَعِدُّهُمْ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

وہ ان سے زبانی وعدہ کرتا رہے گا اور سبز باغ دکھاتا رہے گا شیطان کے جو وعدے ان سے ہیں وہ سراسر فریب کاریاں ہیں۔

[سورہ نساء: ۱۲۰]

وَكَذَلِكَ نُؤَلِّيُ بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

اور اسی طرح ہم بعض کفار کو بعض کے قریب رکھیں گے ان کے اعمال کے سبب۔ [انعام: ۱۲۹]

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جبکہ ان کے مقابل میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ [نور: ۲۴]

7- حسد و کینہ

دَبَّ إِلَيْكُم دَاءُ الْأُمَمِ فَبَلَّكُمُ : الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ ، هِيَ الْحَالِقَةُ ، لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ ، تمہارے اندر تم سے پہلوں کی بیماریاں سراپت کر جائے گی اور وہ حسد اور بغض ہے جو کہ صاف کر دینے والی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ وہ بال صاف کر دیتی ہے لیکن وہ دین کو صاف کر دیتی ہے،

(احمد، ترمذی، الضیاء) زبیر رحمہ اللہ . قال الشيخ الألبانی : (حسن) انظر حديث رقم : 1 / 3361 في صحيح الجامع , صحيح الترمذی : (2038)

لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ، ثُمَّ سَدَّدَ ، وَقَارَبَ ، وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَفِيحُ جَهَنَّمَ ، وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ .

ایک مسلمان جس نے کسی مسلمان کو کفر کی حالت میں قتل کیا پھر وہ ہدایت پر آگیا اور [اسلام سے] قریب ہو گیا۔ اور کسی مومن کے پیٹ میں وہ دھول جو اللہ کی راہ میں پڑی ہو اور جہنم کا شعلہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے۔

(احمد، حاکم، نسائی) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ . قال الشيخ الألبانی : (صحيح) انظر حديث رقم : 7620 في صحيح الجامع

8- امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے کوتاہی

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : جَاءَ عَتْرِيسُ بْنُ عُرْقُوبٍ الشَّيْبَانِيُّ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ، فَقَالَ : هَلَكَ مَنْ لَمْ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَقَالَ : "بَلْ هَلَكَ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ قَلْبُهُ الْمَعْرُوفَ وَيُنْكِرْ قَلْبُهُ الْمُنْكَرَ" ،

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عتریس بن عرقوب الشیبانی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: جو بھلائی کا حکم نہ دے اور برائی سے منع نہ کرے۔ انہوں نے کہا: بلکہ وہ ہلاک ہو گیا جس کا دل بھلائی کو نہ جانے اور برائی کو برا نہ جانے۔

[طبرانی: ۸۴۸۵، ج ۸ ص ۵]

9- گناہوں پر اصرار

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ارْحَمُوا تُرْحَمُوا وَاغْفِرُوا يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ

وَيَلْ لَأَقْمَعَ الْقَوْلُ

وَيَلْ لِلْمُصْرِينَ

الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا، اور معاف کرتے رہو اللہ تمہاری مغفرت کرے گا، بربادی ہو (شریعت کی) باتوں کی پرواہ نہ کرنے والوں کے لئے اور ویل ہوا صرار کرنے والوں کے لئے جو بھی وہ کرتے ہیں اس پر اصرار کرتے ہو باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں (کہ یہ برا ہے)۔

[احمد، بخاری الادب المفرد، شعب الایمان للبیہقی: ابن عمرو رضی اللہ عنہ] (صحیح الجامع: ۸۹۷)

1- اللہ کی جانب سے ڈھیل

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ
فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ

ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ
حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ))

جب تو دیکھے کہ اللہ دنیا میں بندے کو عطا کرتا ہے اس کے گناہوں کی بنا پر جو وہ محبت کرتا ہے تو جان لو کہ یہ اللہ کی طرف سے چھوٹ (مہلت) ہے پھر اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیت کریمہ کی تلاوت کی

((فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ
حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ))

پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تم ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعاً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل مایوس ہو گئے۔

[احمد، طبرانی، شعب الایمان: عقبہ بن عامر] [صحیح، صحیح الجامع: ۵۶۱]

2- سزا کا جلد یا تاخیر سے آنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا
وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ
حَتَّى يُوَفِّيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا میں اس کے لیے جلدی کر دیتا ہے اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے اپنے بندے کے ساتھ تو اس کو گناہوں سے روک لیتا ہے یہاں تک کہ اس کو قیامت کے دن پورا کرے گا۔

[ترمذی، حاکم: انس رضی اللہ عنہ] [طبرانی، حاکم، شعب الایمان: عبد اللہ بن مغفل] [طبرانی: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ] [صحیح، صحیح

الجامع: ۳۰۸]

دل میں نرمی کیوں ضروری ہے؟

1- کفر یا شرک سے حفاظت

عن حذیفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ « تُعْرَضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نُكِبَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِبَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مُرَبَّادًا كَالْكُوزِ مُجَحَّخًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ »

حذیفہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دلوں پر فتنوں کو پیش کیا جائے گا چٹائی کی لکڑیوں کی مانند لہذا جس بھی دل میں وہ پیوست ہو جائے گا اس میں ایک کالا نکتہ پڑ جائے گا اور جو بھی دل اسے ناپسند کرے گا اس میں ایک سفید نکتہ رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ دو دل ہو جائیں گے ایک چٹیل چٹان کی مانند لہذا اس کو جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا اور دوسرا کالا داغدار اوندھے پیالہ کی مانند کہ جو نہ کسی اچھی چیز کو جانتا ہے اور نہ ہی برے کو برا سمجھتا ہے مگر جو اس میں خواہشات بھر دی جائیں۔

[مسلم: ۳۸۶]

2- عمل کا جذبہ اور نیکیوں میں رغبت پیدا ہو

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ایک کنارے پر ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اگر کوئی آفت آگئی تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں انہوں نے دونوں جہان کا نقصان اٹھالیا واقعی یہ کھلا نقصان ہے۔

[سورہ حج: 11]

3- برے اعمال کا خاتمہ ہو

[إنكم] أصبحتم في زمانٍ كثيرٍ فقهاؤه، قليلٍ خطباؤه، قليلٍ سؤاله، كثيرٍ معطوه، العمل فيه خيرٌ من العلم. وسياقي زمانٍ قليلٍ فقهاؤه، كثيرٍ خطباؤه، كثيرٍ سؤاله، قليلٍ معطوه، العلم فيه خيرٌ من العمل

تم ایسے وقت میں ہو جس میں سمجھدار فقیہ لوگ زیادہ ہیں اور خطباء کم ہیں، مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے زیادہ، اس میں عمل کرنا علم حاصل کرنے سے بہتر ہے لیکن عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں فقیہ کم ہوں گے اور خطیب زیادہ، مانگنے والے زیادہ ہوں گے اور دینے والے کم، ایسے دور میں علم عمل سے بہتر ہے۔

[طبرانی][السلسلة الصحيحة: 3189، صحیح]

اللہ سے شرمانے کا کیا حق ہے؟

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ
 قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلَكِنَّ الْإِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ
 أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَالْبَطْنَ وَمَا حَوَى
 وَلِتَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْبَلَى
 وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا
 فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے حیاء کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں ہم تمام صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ، الحمد للہ، ہم اللہ سے شرم کرتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو شرم نہیں کہتے ہیں لیکن اللہ سے شرم کرو جس طرح شرم کرنے کا حق ہے یہ کہ تم اپنے سر کی حفاظت کرو اور جو اس کے اندر ہے اور پیٹ کی اور جو کچھ اس کے گرد ہے اور موت اور آزمائش کو یاد رکھو، آخرت کا ارادہ رکھتے ہوئے ہے، دنیا کی زینت کو چھوڑ دینا۔ لہذا جس نے ایسا کیا تو اس نے اللہ سے حیاء کے حق کو پورا کیا۔

[احمد، ترمذی، حاکم، ابن حبان: ابن مسعود رضی اللہ عنہ] [حسن، صحیح الجامع: ۹۳۵]

4- کبر و غرور کا خاتمہ

قال الله تعالى : الكبرياء ردائي و العظمة إزاري

فمن نازعني واحدا منهما قذفته في النار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبر میری چادر ہے اور عظمت میری ازار لہذا جو بھی ان دونوں میں سے کوئی مجھ سے کھینچے گا میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔

[صحیح (4311) فی صحیح الجامع، (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) عن ابی ہریرۃؓ (ابن ماجہ) عن ابن عباسؓ]

5- انسان میں سمجھ داری آئے

التَّائِي مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ

سوچ سمجھ کر کام کرنا اللہ کی جانب سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے۔

(شعب الایمان) عن انس . قال الشيخ الألبانی : (حسن) انظر حديث رقم : 3011 في صحيح الجامع

6- عاجزی اور سستی کا خاتمہ

أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ « اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
 وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ اکثر کہا کرتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، ادھیر عمری سے اور بخیلی سے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ [مسلم: ۷۰۴۸]

7- قناعت شعاری پیدا ہو

عن عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدًا بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ وَقَالَ أَطْنُكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِّرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتَهُمْ

حضرت عمرو بن عوف انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو عبیدہ بن جراحؓ کو بحرین بھیجا کہ وہاں سے جزیہ لائیں۔ پس وہ بحرین سے مال لے کر آئے۔ انصار نے ابو عبیدہؓ کے آنے کے بارے میں سنا تو وہ سب نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے جب رسول اللہؐ نے نماز پڑھائی۔ اور واپس جانے لگے تو وہ سب آپ کے سامنے پیش ہوئے رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو آپ مسکرائے پھر فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں؟“ انھوں نے عرض کیا: ہاں! اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تم خوش ہو جاؤ اور خوش کن چیزوں کی امید رکھو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں فکر کا اندیشہ نہیں لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا فراخ کر دی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کر دی گئی تھی پھر تم بھی اس میں اس طرح رغبت کرو جیسے انھوں نے اس میں رغبت کی تھی اور یہ (رغبت) تمہیں ہلاک کر ڈالے جیسے اس نے انہیں ہلاکت سے دوچار کیا۔ متفق علیہ [صحیح بخاری: ۲۹۲۴]

عَنِ الْمُسْتَوْدِ بْنِ شَدَّادٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-
« وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ
فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمِ يَرْجِعْ

حضرت مستورد بن شدادؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی کو سمندر میں ڈبوئے اور پھر اسے نکال کر دیکھے کہ وہ اپنے ساتھ کتنا پانی لاتی ہے۔ [صحیح مسلم: ۷۳۷۶]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ عَلَيْكُمْ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان لوگوں کی طرف دیکھو جو (مال و اسباب کے لحاظ سے) تم سے نیچے (کمتر ہیں) اور ان کی طرف نہ دیکھو جو تم سے (اس لحاظ سے) اوپر ہیں پس اس طرح زیادہ بہتر اور مناسب ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی نادری نہ کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں نوازا ہے۔“ (متفق علیہ۔ یہ مسلم کے الفاظ ہیں) [مسلم: ۷۱۹۹]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: 'جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے مال اور تخلیق کے لحاظ سے اس پر فضیلت حاصل ہے تو اسے اس شخص کی طرف بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے کم تر ہے۔ [بخاری: ۶۰۰۹]

نرمی کیسے پیدا کریں؟

1- دنیا میں غور و فکر

○ کائنات کی بناوٹ

سمندر، نہریں

○ موجودہ افراد کے حالات پر غور

مالدار

غریب

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا

یقیناً تیرا رب جس کے لئے چاہے رزق کو کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔ [اسراء

[۳۰:

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (37) فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (38) وَمَا آتَيْتُم مِّن رَّبًّا لِّيرَبُّوهُ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرَبُّوهُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْغِفُونَ

کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔ پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے یہ ان کے لئے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا {منہ} دیکھنا چاہتے ہوں۔ ایسے کوگ نجات

پانے والے ہیں۔

[روم: ۳۹-۳۷]

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ خَلَآئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہے بالیقن آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقن واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔ [انعام: ۱۶۵]

○ دنیا میں موجود اناج اور پھل پھول وغیرہ

قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ (17) مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ (18) مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ (19) ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ (20) ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ (21) ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ (22) كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ (23) فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ (24) أَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا (25) ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا (26) فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا (27) وَعَيْنَبَّا وَقَضَبًا (28) وَزَيَّنَّا وَنَخَلًا (29) وَحَدَّائِقَ غُلْبًا (30) وَفَاكِهَةً وَأَبًّا (31) مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (32)

اللہ کی مار انسان پر کیسا ناشکرہ ہے۔ اسے اللہ نے کس چیز سے پیدا کیا۔ ایک نطفہ سے پھر اندازے پر رکھا اس کو۔ پھر اس کے لئے راستہ آسان کیا پھر اسے موت دی اور دفن کیا۔ پھر جب چاہے گزندہ کر دے گا۔ ہر گز نہیں اس نے ابھی تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔ پھر پھاڑا زمین کو اچھی طرح پھر اس میں سے اناج اگائے۔ اور انگور اور ترکاری۔ اور زیتون اور کھجور۔ اور گنجان باغات۔ اور میوہ چارا۔ تمہارے استعمال اور فائدے ہے لئے اور تمہارے چوپاؤں کے لئے۔ [سورہ عبس: ۳۲-۱۷]

عن رِبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أُبَيِّتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-

فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَّتِهِ فَقَالَ لِي « سَلْ ».

فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ « أَوْغَيْرَ ذَلِكَ ».

قُلْتُ هُوَ ذَاكَ. قَالَ « فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ ».

حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی جو رسول اللہ ﷺ کے خادم اور اہل صفہ میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں۔ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارتا اور آپ کے پاس آپ کے وضو کیلئے پانی اور ضرورت کی کوئی چیز لے کر آتا تھا، پس (ایک روز خوش ہو کر) آپ نے فرمایا: ”مجھ سے کچھ مانگو۔“ میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اس کے علاوہ کچھ اور ہے؟ میں نے عرض کیا: بس یہی کچھ۔ آپ نے فرمایا: ”پس تم کثرت سجدہ کیسا تھ اپنے لیے میری مدد کرو۔“

[صحیح مسلم: ۱۱۳۸]

2- قرآنی آیات میں تدبر

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا اور (ان کی) آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔ بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ رہے ہیں (47:24)

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو (خدا کے) برحق (کی طرف) سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں۔ [محمد: ۱۶]

3- مال [انجام] کی طرف دیکھیں

○ دنیاوی معاملات

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسَنَ عَمَلُهُ

لوگوں میں بہتر وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔

(احمد، ترمذی) عن عبد اللہ بن بسر. (صحیح) انظر حدیث رقم: 3296 فی صحیح الجامع

○ دنیا کی حقیقت:

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أُنْزِلَتْهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا۔ پھر اس کے ساتھ سبزہ جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں مل کر نکلیا یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں ناگہاں رات کو یا دن کو ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اس کو کاٹ (کرایا کر) ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور کرنے والے ہیں۔ ان کے لیے ہم (اپنی قدرت کی) نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

[یونس: ۲۴]

4- نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کی سیرت کا مطالعہ

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا حَفَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الْخَنْدَقَ ، أَصَابَهُمْ جَهْدٌ شَدِيدٌ ، حَتَّى رَبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَطْنِهِ حَجَرًا مِنَ الْجُوعِ .

جب نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے خندق کھودا اس وقت انہیں سخت بھوک لگی یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اپنے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھ لیا۔ [مسند احمد: ۳۰۱: ۳] تعلیق شعب الاربعة: إسناده صحيح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-

ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ

« مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ ». قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ .

قَالَ « وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرِجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قَوْمُوا » .

فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا . فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « أَيْنَ فُلَانٌ » . قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ لَنَا مِنَ الْمَاءِ . إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي - قَالَ - فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ . وَأَخَذَ الْمُدِّيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « إِيَّاكَ

وَالْحُلُوبَ». فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعَذَقِ وَشَرَبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ

« وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلَنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعُ

ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ »

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن یا ایک رات گھر سے باہر نکلے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا: ”اس وقت کس چیز نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا؟“ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بھوک نے۔ آپ نے فرمایا: ”اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے گھر سے باہر نکالا جس نے تمہیں نکالا اچھا! کھڑے ہو جاؤ“ پس وہ دونوں آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ آپ انصار کے ایک آدمی کے پاس آئے تو وہ اس وقت گھر پر نہیں تھا جب اس کی بیوی نے آپ کو دیکھا تو اس نے (مرحباً و اھلاً) خوش آمدید کہا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: فلاں (اس کا خاوند) کہاں ہے؟“ اس عورت نے جواب دیا کہ وہ ہمارے لیے بیٹھاپانی لینے گئے ہوئے ہیں اتنے میں وہ انصاری بھی آگیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو وہ (فرط مسرت سے) بول اٹھا: الحمد للہ آج مجھ سے زیادہ معزز مہمانوں والا (میزبان) کوئی نہیں۔ پس وہ گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لایا جس میں خشک اور تر کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا: کھائیں۔ اور اس نے خود (جانور ذبح کرنے کے لیے) چھری پکڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”دودھ دینے والی بکری کو ذبح کرنے سے بچنا۔“ پس اس نے ان کے لیے بکری ذبح کی تو انھوں نے اس بکری کا گوشت کھایا اس خوشے سے کھجوریں کھائیں اور بیٹھاپانی پیا۔ پس جب وہ سیر و سیراب ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

روز قیامت تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا، بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا لیکن تم ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر گھروں کو لوٹ رہے ہو۔“ [صحیح مسلم: ۵۴۳۴]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے آل محمد مدینہ آئے ہیں انہوں نے گیارہوں کا کھانا مسلسل تین رات تک کبھی نہیں کھایا یہاں تک کہ اللہ کے رسول ﷺ کی وفات ہو گئی۔ [صحیح بخاری: ۴۹۹۶]

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ -صلى الله عليه وسلم- يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمَرٌ.

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے آل محمد ﷺ نے مسلسل دو دن گیارہوں کی روٹی نہیں کھایا مگر یہ کہ ان دو میں سے ایک [دن انہیں] کھجور پر گذرا کرنا پڑتا۔

[صحیح مسلم: ۷۳۸۸]

5- زیادہ بولنے سے پرہیز

كَانَ طَوِيلَ الصَّمْتِ قَلِيلَ الضَّحِكِ

نبی اللہ ﷺ اکثر خاموش رہتے اور کم ہنستے تھے۔

[احمد: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ۷۸۲۲ صحیح الجامع]

لَا يَسْتَقِيمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ

کسی بندے کا ایمان برابر نہیں رہ سکتا یہاں تک کہ اس کا دل سیدھا ہو جائے اور کسی بندے کا دل سیدھا نہیں رہ سکتا یہاں تک کہ اس کی زبان سیدھی ہو جائے۔

[احمد] [السلسلة الصحيحة: ۲۸۳۱، صحیح]

مَنْ صَمَتَ نَجَا.

[احمد ترمذی] [صحیح الجامع: ۶۳۶۷، صحیح]

جو خاموش رہا وہ نجات پاگیا۔

6- موت کو یاد کریں

اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ الْمَوْتِ
فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ أَحَدٌ فِي ضَيْقٍ مِنَ الْعَيْشِ إِلَّا وَسَّعَهُ
وَلَا ذَكَرْهُ فِي سَعَةٍ إِلَّا ضَيَّقَهَا عَلَيْهِ

تم لذتوں کو توڑ دینے والی چیز کو زیادہ سے زیادہ یاد کیا کرو، چنانچہ جب بھی اسے کوئی یاد کرتا ہے اور وہ حالت تنگی میں ہوتا ہے تو اللہ اس پر وسعت کر دیتا ہے اور جو اسے وسعت میں یاد کرتا ہے تو اللہ اس پر تنگی کر دیتا ہے۔

[شعب الایمان للبیہقی، ابن حبان: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (بزار: انس رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۱۲۱۱)]

وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ الْخُرَاسَانِي
مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ حُبَّ إِلَيْهِ كُلُّ بَاقٍ
وَبُغْضَ إِلَيْهِ كُلِّ فَنٍ

ابو حمزہ الخراسانی کہتے ہیں:

جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اس کے نزدیک ہر باقی رہنے والی چیز محبوب اور ہر ختم ہونے والی چیز ناپسندیدہ کر دی جاتی ہے۔

[فیض القدير: للمناوی]

○ حالات عذاب قبر

چغلی کرنے والا---

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرتے تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں وہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی تو ہے ان میں سے ایک تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

[بخاری: ۵۵۹۵]

سود کھانے والا

عن ابن عباس في قوله : { الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ } قال : يعرفون يوم القيامة بذلك لا يستطيعون القيام ، إلا كما يقوم المتخبط المنخنق

اللہ تعالیٰ کے اس قول " جو لوگ سود کھاتے ہو وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر ویسے جو ایسا کھڑا ہو جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا۔" ابن عباسؓ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: وہ لوگ قیامت کے روز پہچان لئے جائیں گے اس لئے کہ وہ کھڑے ہونے کی طاقت ہی نہیں رکھیں گے۔

[فتح القدیر: بقرہ: ۲۷۵]

عن مجاهد وقتادة وغيرهم قالوا : يقوم الخلق من قبورهم مسرعين كما قال تعالى : (يخرجون من الأجداث سراعا) إلا أكلة الربا ، فإن الربا يربو في بطونهم ، فيقومون ويسقطون ، يريدون الإسراع فلا يقدرُونَ ، فهم بمثالة المتخبط من الجنون

مجاہد اور قتادہ وغیرہم کہتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگ تیزی کے ساتھ کھڑے ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اس دن یہ قبر سے نکل کر دوڑیں گے" [سورہ معارج: ۴۳] سوائے سود کھانے والوں کے، اس لئے کہ سود ان کے پیٹ میں بڑھ چکا ہوگا لہذا وہ کھڑے ہوں گے اور گر جائیں گے، تیز دوڑنے کی کوشش کریں گے لیکن طاقت نہیں رکھیں گے لہذا وہ ایسے ہو جائیں گے گویا کہ انہیں جن نے چھو کر خبطی یعنی پاگل بنا دیا۔

[شرح ابن بطال: ۶۲۱۸]

نماز کے لئے طہارت میں کوتاہی

أَمَرَ بَعْدَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَنْ يُضْرَبَ فِي قَبْرِهِ مِائَةَ جَلْدَةٍ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُ وَيَدْعُو حَتَّى صَارَتْ جَلْدَةً وَاحِدَةً، فَجُلِدَ جَلْدَةً وَاحِدَةً، فَاْمْتَلَأَ قَبْرُهُ عَلَيْهِ نَارًا، فَلَمَّا ارْتَفَعَ عَنْهُ قَالَ: عَلَامَ جَلَدْتُمُونِي؟، قَالُوا: إِنَّكَ صَلَّيْتَ صَلَاةَ بَعِيرٍ طُهُورٍ، وَمَرَرْتَ عَلَى مَظْلُومٍ فَلَمْ تَنْصُرْهُ "

اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے لئے یہ حکم دیا گیا کہ اسے قبر میں سو کوڑے ماریں جائیں لہذا وہ برابر دعا کرتا رہا اور [سزا میں کمی کا] سوال کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی سزا ایک کوڑا کر دی گئی، لہذا اسے ایک کوڑا مارا گیا جس وجہ سے اس کی قبر آگ سے بھر گئی لہذا جب وہ اس سے اٹھایا گیا اور اسے افاقہ ہوا۔ اس نے پوچھا: تم نے مجھے کیوں مارا؟ ان لوگوں نے کہا: اس لئے کہ تم نے ایک نماز بغیر پاکی کے پڑھی تھی اور تمہارا گذر ایک مظلوم پر سے ہوا لیکن تم نے اس کی مدد نہیں کی۔

[ابن حبان] السلسلة الصحيحة (2774) صحیح

7 - قیامت قریب ہے اور لوگ غافل

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

وَلَا يَزِدُّادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا إِلَّا حِرْصًا

وَلَا يَزِدُّادُونَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا بُعْدًا

قیامت قریب ہوتی جا رہی ہے اور لوگ دنیا کی لالچ میں بڑھتے اور اللہ سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

[حاکم: ابن مسعود رضی اللہ عنہ] [حسن، صحیح الجامع: ۱۱۴۶]

- اللہ مجرموں کے عمل سے غافل نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ

وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ

فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ

نُحِبُّ دَعْوَتَكَ وَتَتَّبِعِ الرُّسُلَ

أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلِ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَنَبَّيْنَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ

ناانصافوں کے عمل سے اللہ کو غافل مت سمجھو وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پٹھی رہ جاتی ہیں۔

وہ اپنے سر اوپر اٹھائے ہوئے دوڑ بھاگ کر رہے ہوں گے۔ خود اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی اور ان کے دل خالی اور اڑے ہوئے ہوں گے

۔ لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جبکہ ان کے پاس عذاب آجائے گا۔ اور ظالم کہیں گے کہ اے ہماری رب ہمیں بہت تھوڑے قریب وقت تک

کی ہی مہلت دے ہم تیرے تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیا تم اس سے پہلے قسمیں کھا رہے تھے کہ تمہارے لئے

دنیا سے ملنا ہی نہیں۔ اور کیا تم لوگوں کے گھروں میں رہتے سہتے نہ تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تم پر کیا وہ معاملہ کھلا نہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کچھ کیا، ہم نے تو تمہارے سمجھانے کو بہت سے مثالیں بیان کر دی تھیں۔ [پراہیم/42-45]

8- نماز میں موت کو یاد کرنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

اذْكُرِ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِكَ
فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِهِ
لَحَرِيٌّ أَنْ يُحَسِّنَ صَلَاتَهُ
وَصَلَّ صَلَاةَ رَجُلٍ لَا يَظُنُّ أَنَّهُ يُصَلِّي صَلَاةً غَيْرَهَا
وَإِيَّاكَ وَكُلَّ أَمْرٍ يُعْتَدَرُ مِنْهُ

تم موت کو نماز میں یاد کرو اس لیے کی جب موت کو نماز میں یاد کرتا ہے تو وہ اپنی نماز کو اچھا بنانے کی کوشش کرتا ہے اور اس آدمی کی طرح نماز ادا کرو جو یہ گمان کرتا ہو کہ وہ اس کے علاوہ نماز نہیں پڑھ سکے گا اور ہر اس کام سے کرنے سے بچو جس کے لئے عذر پیش کرنا پڑے۔ [مسند الفردوس: انس رضی اللہ عنہ] [حسن، صحیح الجامع: ۸۴۹]

9- آخرت کے حالات پر غور کریں

روز محشر کے معاملات

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَّةُ (33) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ (34) وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ (35) وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ (36) لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ (37) وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ (38) ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ (39) وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ غَافِرَةٌ (40) تَرَهَقُهَا قَتَرَةٌ (41) أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرَةُ الْفَجَرَةُ (42)

پس جب کان بہرے کر دینے والی قیامت آجائے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا اس دن ان میں سے ہر ایک کو اس دین ایسی فکر دامن گیر ہوگی جو اسکے لئے کافی ہوگی اس دن بہت سارے چہرے روشن ہونگے ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے اور بہت سارے چہرے اس دن غبار آلود ہونگے جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہوگی۔ یہ وہی کافر بد کردار لوگ ہوں گے،

[سورہ عبس: ۴۲-۴۳]

10- دعا کریں

نبی ﷺ کی دعائیں

عن أم سلمة ، تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يُكْثِرُ فِي دُعَائِهِ أَنْ يَقُولُ : اللَّهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی اکثر دعا میں کہا کرتے تھے: اے اللہ، جو کہ دلوں کو پھیرنے والا ہے میرے دل کو تیرے دین پر قائم رکھ۔

[ترمذی] صحیح، صحیح الجامع: ۴۸۰۱]

11 - جنت کی نعمتیں

أُولَئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ

یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر ہے (37:41)

فَوَاكِهٌ مِّنْ مِّثْوَاهٍ وَهُمْ مُّكْرَمُونَ

(یعنی) میوے اور ان کا اعزاز کیا جائے گا (37:42)

فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ

نعمت کے باغوں میں (37:43)

عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ

ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر (بیٹھے ہوں گے) (37:44)

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ

شراب لطیف کے جام کا ان میں دور چل رہا ہوگا (37:45)

بَيِّضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ

جو رنگ کی سفید اور پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہوگی (37:46)

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ

نہ اس سے دردِ سر ہو اور نہ وہ اس سے متوالے ہوں گے (37:47)

وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ

اور ان کے پاس عورتیں ہوں گی جو نگاہیں نیچی رکھتی ہوں گی اور آنکھیں بڑی بڑی (37:48) [سورہ صافات: ۴۸-۴۱]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ « قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ». مُصَدِّقًا ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی کان نے سنا بلکہ کسی انسان کے دل نے ویسا سوچا بھی نہیں ہوگا۔ اسی بات کی مصداق کتاب اللہ کی یہ آیت ہے: کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (سجده 17:32) [مسلم: ۴۳۱۹]

12- جہنم کی ہولناکیاں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ
جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے (اور) ان کے سروں پر گرم پانی ڈالا جائے گا (22:19)

يُصْهِرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ

اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی (22:20)

وَلَهُمْ مَقَامِعٌ مِنْ حَدِيدٍ

اور ان (کے مارنے ٹھوکنے) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے (22:21)

كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ

جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج (وتکلیف) کی وجہ سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور (کہا جائے گا کہ) جلنے کے عذاب کا مزہ پچھتے رہو (22:22) [سورہ حج: ۱۹-۲۲]